

قومی نصاب ۲۳-۲۰۲۲ء کے مطابق
ماڈل درسی کتاب

اُردو

گیارہویں جماعت کے لیے

قومی نصاب کونسل
وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت حکومت پاکستان



نیشنل بک فاؤنڈیشن

بظور

وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

اس درسی کتاب کی منظوری قومی نصاب کونسل، وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد کی جانب سے خط نمبر F.No.1-1(2024)-NCC/DEA/Dir/English مورخہ مارچ 2024ء کے ذریعے دی گئی ہے۔

© 2024 بجلی بج فائونڈیشن ہمارے وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ

اس اشاعت کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔ اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ بغیر بجلی بج فائونڈیشن کی تحریری اجازت کے کسی بھی شکل یا طریقے سے، خواہ وہ الیکٹرانک، میکانیکی، فوٹوکاپی، ریکارڈنگ، یا کوئی اور طریقہ ہو، دوبارہ تخلیق، ذخیرہ یا منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ غیر مجاز استعمال، نقل، یا تقسیم بخشی سے ممنوع ہے اور قانونی کارروائی کا سبب بن سکتی ہے۔

ماڈل درسی کتاب فرد و گیارہویں جماعت کے لیے

(قومی نصاب 2022-23 کے مطابق)

مصنفین

امجد اقبال، (اختتام مصنف)

ڈاکٹر خالد اقبال یاسر، سید جہاں حسین شاہ، پروفیسر غلام ناز، ڈاکٹر شازیہ صفی، محمد شایین بلوچ (شریک مصنفین)

معاونین

شیراز احمد، ذوالفقار احمد، شاہد حریجہ (ڈیزائنرز)

محرران نصاب اور جائزہ

ڈاکٹر مریم چغتائی، ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل، وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، حکومت پاکستان، اسلام آباد

آئی آر سی ممبران

ڈاکٹر فردوس کوثر، بحریہ کالج اسلام آباد، حاکم خان، بحریہ کالج اسلام آباد، ڈاکٹر حمیرا صادق قریشی، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ اکیڈمی) راولپنڈی، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ اکیڈمی) راولپنڈی، رضاوند تابدید، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ اکیڈمی) راولپنڈی، شاکرہ نسیم، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد، کنیر قاطر بکھش، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد، نسرین الماس، نصابی سکول اینڈ کالج اسلام آباد، نسیم عکرم، آری پبلک سکول اینڈ کالج اسلام آباد، آری پبلک سکول اینڈ کالج اسلام آباد

آئی بی سی ڈی ایف-1 ممبران

ڈاکٹر فردوس کوثر، بحریہ کالج اسلام آباد، ڈاکٹر محمد سکین سرور، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، حکومت پنجاب، لاہور، زاہدہ بکھش، ڈائریکٹوریٹ آف کریکولم، اسسٹنٹ اینڈ ریسیرچ، حکومت سندھ، جامشورو، محمد ذکریا، محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان، صابر خان پانیپتی، ادارہ نصابیات و توسیعی تعلیم، حکومت بلوچستان، کوئٹہ، فائزہ علی شاہ، بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ، تاج ولی خان، نصابیات و تربیت اساتذہ حکومت خیبر پختونخوا، ایف آف راجہ محمد عارف خان، محکمہ تعلیم آزاد جموں و کشمیر، مظفر آباد

ڈیپک آفیسر: سکین بن عزیز، قومی نصاب کونسل

محرران درسی کتاب بجلی بج فائونڈیشن

مراو علی محمد، چیف ڈائریکٹر، بجلی بج فائونڈیشن

امجد راج درسی کتاب بجلی بج فائونڈیشن: منصور احمد، اسسٹنٹ ڈائریکٹر

یہ درسی کتاب پاکستان سمیت دنیا کی گئی ہے

اشاعت اول۔ طباعت اول: مارچ 2024 | صفحات: 136 | تعداد: 44000

اشاعت اول۔ طباعت دوم: مئی 2024 | صفحات: 136 | تعداد: 70000

اشاعت اول۔ طباعت سوم: اکتوبر 2024 | صفحات: 136 | تعداد: 15000

قیمت: 220/- روپے، کوڈ: STU-498، آئی ایس بی این: 978-969-37-1602-3

طالع: ایٹا سائی پر نر، راولپنڈی

بجلی بج فائونڈیشن کی دیگر اشاعتوں کے بارے میں مزید معلومات کے لیے رابطہ کیجئے، ویب سائٹ www.nbf.org.pk دیکھ کر۔

آپ ہمیں اس نمبر پر 051-9261125 فون یا ای میل books@nbf.org.pk کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

اس درسی کتاب کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لیے nbf-textbooks@gmail.com اور textbooks@snc.gov.pk ای میل بھیجئے۔

نوٹ: اس کتاب میں شامل تمام تصاویر، آرٹ ورک، نقشہ جات وغیرہ صرف تعلیمی اور تشہیری مقاصد کے لیے ہیں، جو عوامی مفاد کے لیے قائم ہیں۔

پیش لفظ

اُردو برائے جماعت گیارہویں قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق تیار کی گئی ہے۔

جماعت کی سطح کے بعد زبان و بیان میں قدرے رفعت اور طرزِ بیان میں ادبیت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نظم و نثر اور زبان کے دیگر اصول و اسالیب کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ مشقی سلسلے میں بھی نصابی حاصلات کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ گیارہویں جماعت کی درسی کتاب کی تیاری کے دوران ان پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں پاکستانی اُردو کے جدید تقاضوں کی طرف بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ جنہیں اگلی جماعتوں میں بہت حد تک پورا کیا جائے گا۔ خاص طور پر نثر کی مختلف اصناف، صحافتی اُردو، دفتری اُردو، عدالتی اُردو، سائنسی اور تکنیکی اُردو، کمپیوٹر اور موبائل فون کی زبان کے بہت سے ایسے پہلو ہیں، جن سے طلبہ کو روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ ہمیں زبان کا استعمال سکھانا ہے۔ اساتذہ کو زیادہ زور اسی پہلو پر دینا ہوگا۔ خاص طور پر کمپیوٹر ٹیکنالوجی، موبائل فون اور ویب سائٹس کے حوالے سے اُردو کو جو حیثیت حاصل ہے، اسے تدریس کا حصہ بنانا ہوگا۔ یہ ذمہ داری اُردو کے اساتذہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ اسباق میں کس طرح سے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ لائبریری سے طلبہ کے ربط و ضبط اور شوق کی ترویج کے لیے کہیں کہیں اضافی معلومات اور سرگرمیاں دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں بھی اساتذہ کی رہنمائی درکار ہوگی۔ اسباق، منظومات اور غزلیات کے آخر میں طلباء و طالبات کی رہنمائی کے لیے اضافی معلومات کی غرض سے مصنفین اور شعرا کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا ہے۔ معیار کی رفعت، تدریسی حاصلات، ذہنی رسائی اور اسلوب کی پیروی ہمارا نصب العین ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن نے موثر تدریسی مراحل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور خصوصی کاوشیں بروئے کار لاتے ہوئے مواد اور مثالوں سے اس درسی کتاب کو شائع کیا ہے۔ مزید یہ کہ اساتذہ کی رہنمائی کے لیے ہر سبق کے آغاز میں حاصلاتِ تعلیم بھی دے دیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں تمام رفقا کی مساعی لائقِ تحسین ہیں۔

حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ کتاب غلطیوں سے پاک ہو۔ حکومتِ پاکستان کی ہدایات کے مطابق کتابوں میں اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ مختلف حوالوں سے وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوتے رہے ہیں ان پر بھی مکمل طور پر عمل کیا جائے۔ ان کی روشنی میں درستی کر دی گئی ہے۔ چوں کہ یہ کتاب قومی نصاب 2022ء کی روشنی میں ٹیسٹ ایڈیشن کے طور پر شائع کی جا رہی ہے اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی لسانی اور علمی نوعیت کی غلطیاں ملیں تو ہمیں ان سے آگاہ فرمائیں اور مزید بہتری کے لیے اپنی تجاویز پیش کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی درستی کی جاسکے۔ اس کے لیے ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ڈاکٹر راجہ مظہر حمید

نیچنگل ڈائریکٹر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

فہرست اسباق

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
حصہ نثر		
05	شبلی نعمانی	۱۔ اخلاقی حسنہ (سیرت نگاری)
11	سعادت حسن منٹو	۲۔ نیا قالون (افسانہ)
21	امر جلیل	۳۔ تاریخ کافن (سندھی ادب سے ترجمہ (افسانہ)
31	امجد اسلام امجد	۴۔ دلہیز (ڈراما)
42	خدیجہ مستور	۵۔ اور پاکستان بن گیا (ناول)
50	اشفاق احمد	۶۔ ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں (آپ بیتی)
56	مرزا غالب	۷۔ (مکاتیب بنام) علاؤ الدین علائی / ہر گوپال تفتہ
61	خواجہ حسن نظامی	۸۔ فاقہ میں روزہ (مضمون)
69	محمد رشید / ممتاز مشکوڑی	۹۔ پاکستانی زبانیں اور ان کا باہمی رشتہ (مضمون)
74	رشید احمد صدیقی	۱۰۔ چار پائی (طنز و مزاح)
حصہ نظم		
80	حفیظ تائب	۱۔ حمد
84	سید نفیس شاہ	۲۔ نعت
88	احمد ندیم قاسمی	۳۔ ملی نغمہ
92	علامہ اقبال	۴۔ اے وادی لولاب (نظم)
96	سید محمد جعفری	۵۔ کھڑا ڈر (طنز و مزاح)
101	احسان دانش	۶۔ آزادی (نظم)
105	ترجمہ: پروفیسر طہ خان	۷۔ رحمان بابا (پشتو کلام)۔ انتخاب و تعارف: پروفیسر امجد اقبال
حصہ غزل		
110	میر تقی میر	۱۔ پتا پتا یونانیوں کا حال ہمارا جانے ہے
114	فراق گورکھ پوری	۲۔ سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
119	منیر نیازی	۳۔ بے چین بہت پھرنا، گھبرائے ہوئے رہنا
124	احمد فراز	۴۔ سلسلے توڑ کیا وہ سبھی جاتے جاتے
127	پروین شاکر	۵۔ باد ہاں کھلنے سے پہلے کا اشارہ دیکھنا
130		فرہنگ

اخلاقِ حسنہ



اس سبق کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کرتے ہوئے متعلقہ حصے پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ پیش کر سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر مصنف / شاعر اور قاری کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کر سکیں۔
- بات کو درمیان سے سن کر سیاق و سباق کے ساتھ بیان کرنے پر قادر ہو سکیں۔
- ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں اور نچروں وغیرہ میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات سن کر استحصانی اور تنقیدی گفت گو کر سکیں۔
- متضاد الفاظ کی جوڑیاں شناخت کر کے تحریر میں استعمال کر سکیں۔
- مختلف عبارتیں پڑھ کر ان میں درج معلومات اور تصورات کی پیش کش پر تبصرہ کرتے ہوئے قارئین پر ان کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

پڑھیں



حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہا وغیرہ جو مدتوں آپ ﷺ کی خدمت میں رہے تھے۔ ان سب کا متفقاً بیان ہے کہ آپ نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور نگو سیرت تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ ہنستا تھا، وقار و متانت سے گفتگو فرماتے تھے کسی کی خاطر کھنی نہیں کرتے تھے۔ معمول یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام و مصافحہ فرماتے۔ کوئی شخص ٹھک کر آپ ﷺ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے زرخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹالے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑے اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے تھے۔

اکثر نوکر، چاکر، لونڈی، غلام خدمت اقدس میں پانی لے کر آتے کہ آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈالیں تاکہ متبرک ہو جائے۔ جاڑوں کا دن اور صبح کا وقت ہوتا، تاہم آپ ﷺ کبھی انکار نہ فرماتے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ آپ ﷺ نے اُس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بہ نفس نفیس مہمان داری کے تمام کام انجام دیے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو اصحاب بدر میں تھے۔ اُن کی بینائی میں فرق آگیا تھا۔ آں حضرت ﷺ کی خدمت میں

آکر درخواست کی کہ میں اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب بارش ہو جاتی ہے تو مسجد تک جانا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اگر آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھ لیتے تو میں اسی جگہ کو سجدہ گاہ بنا لیتا۔ دوسرے دن صبح کے وقت آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اُن کے گھر گئے اور دروازہ پر ٹھہر کر اذن مانگا، اندر سے جواب آیا تو گھر میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کہاں نماز پڑھوں؟ جگہ بتادی گئی۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز کے بعد لوگوں نے کھانے کے لیے اصرار کیا۔ محلے کے تمام لوگ کھانے میں شریک ہوئے۔

ابتدائے ہجرت میں خود آنحضرت ﷺ اور تمام مہاجرین انصار کے گھر میں مہمان رہے تھے دس دس آدمیوں کی ایک ایک جماعت ایک ایک گھر میں مہمان اتار دی گئی تھی۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُس جماعت میں تھا جس میں خود آں حضرت ﷺ شامل تھے۔ گھر میں چند بکریاں تھیں جن کے دودھ پر گزارا تھا۔ دودھ دودھ پچتا تو سب لوگ اپنے اپنے حصے کا، پی لیتے اور آپ ﷺ کے لیے پیالے میں چھوڑ دیتے۔ ایک شب کا واقعہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کی تشریف آوری میں تاخیر ہوئی لوگ دودھ پی کر سو رہے۔ آپ ﷺ نے آکر دیکھا تو پیالہ خالی پایا۔ خاموش ہو رہے پھر فرمایا ”خدا یا جو آج کھلا دے اُس کو تو بھی کھلا دینا۔“ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ چھری لے کر کھڑے ہوئے کہ بکری ذبح کر کے گوشت پکائیں۔ آپ ﷺ نے رد کا اور بکری دوبارہ دودھ کر جو کچھ نکلا اُسی کو پی کر سو رہے اور کسی کو اس فعل پر ملامت نہ کی۔

ابو شعیب رضی اللہ عنہ ایک انصاری تھے۔ اُن کا غلام بازار میں گوشت کی دکان رکھتا تھا۔ ایک دن وہ خدمتِ اقدس میں آئے۔ آپ ﷺ صحابہ کے حلقہ میں تشریف فرما تھے اور چہرے سے بھوک کا اثر پیدا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے جا کر غلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ کھانا تیار ہو چکا تو آں حضرت ﷺ سے درخواست کی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ قدم رنجہ فرمائیں۔ کل پانچ آدمی تھے۔ راہ میں ایک اور شخص ساتھ ہو لیا۔ آں حضرت ﷺ نے ابو شعیب رضی اللہ عنہ سے کہا یہ شخص بے کبے ساتھ ہو لیا ہے تم اجازت دو تو یہ بھی ساتھ آئے۔ ورنہ رخصت کر دیا جائے۔ اُنھوں نے کہا آپ ﷺ اُن کو بھی ساتھ لائیں۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے۔ ایک دفعہ آں حضرت ﷺ پہاڑ کے درے میں اونٹ پر سوار جا رہے تھے۔ یہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اُن سے کہا کہ ”اُو سوار ہو لو۔“ اُنھوں نے اس کو گستاخی سمجھا کہ رسول اللہ کو پیادہ بنا کر خود سوار ہوں۔ آں حضرت ﷺ نے دوبارہ کہا۔ اب انکار کرنا امتثالِ امر کے خلاف تھا۔ آں حضرت ﷺ اتر پڑے اور یہ سوار ہو لیے۔

غزوہٴ حنین سے واپس آرہے تھے کہ راہ میں نماز کا وقت آگیا۔ حسبِ دستور ٹھہر گئے، مؤذن نے اذان دی۔ ابو مخذومہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے چند دوستوں کے ساتھ گشت لگا رہے تھے۔ اذان سن کر سب نے چلا چلا کر استہزا کے طور پر اذان کی نقل اتارنی شروع کی۔ آں حضرت ﷺ نے سب کو بلوا کر ایک ایک سے اذان کہلوائی۔ ابو مخذومہ رضی اللہ عنہ خوش الحن تھے۔ اُن کی آواز پسند آئی۔ سامنے بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی پھر ان کو اذان سکھلا کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بچپن میں انصار کے نخلستان میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھ کو خدمتِ اقدس میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ڈھیلے کیوں چلاتے ہو، میں نے کہا کھجوروں کے لیے۔ ارشاد فرمایا کہ زمین پر ٹپکی ہوئی کھجوریں کھالیا کرو۔ ڈھیلے نہ مار دیکہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

عباد بن شریل مدینہ میں ایک صاحب تھے۔ ایک دفعہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں ایک باغ میں گھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے کچھ دامن میں رکھ لیے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اس نے آکر اُن کو مارا اور پکڑے اتروا لیے۔ یہ آں حضرت ﷺ کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جاہل تھا اس کو تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اُس کو کھانا کھلانا تھا۔ یہ کہہ کر پکڑے واپس دلوائے اور ساتھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اُس کے سامنے اُس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ اُن سے کہہ دینا کہ یہ رنگ دھو ڈالیں۔ ایک دفعہ ایک شخص نے باریابی کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آنے دو۔ وہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی نہیں ہے لیکن جب وہ خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو نہایت نرمی کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ ایک سال اتفاق سے کھجوریں نہیں پھیلیں اور قرضہ ادا نہ ہو سکا۔ اس سے پورا سال گزر گیا۔ بہار آئی تو یہودی نے تقاضا شروع کیا۔ اب کے بھی پھل کم آئے۔ میں نے آئندہ فصل کی مہلت مانگی اُس نے انکار کیا۔ میں نے آں حضرت ﷺ سے آکر تمام واقعات بیان کیے۔ آپ ﷺ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ خود یہودی کے گھر تشریف لے گئے اور سمجھایا کہ مہلت دے دو۔ اُس نے کہا ابوالقاسم! میں کبھی مہلت نہ دوں گا۔ آپ ﷺ نخلستان میں تشریف لے گئے اور ایک چکر لگا کر پھر یہودی کے پاس آئے اور اُس سے گفتگو کی لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ بالآخر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ چوتھے پر (جو مسقف تھا) فرش بچھا دو۔ اس پر آرام فرمایا اور سو گئے اور سو کر اٹھے تو پھر یہودی سے خواہش ظاہر کی کہ مہلت دے دے۔ اس شقی نے اب بھی نہ مانا۔ آپ ﷺ درختوں کے ٹھنڈ میں جا کر کھڑے ہو گئے اور جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھجوریں توڑنی شروع کرو۔ آں حضرت ﷺ کی برکت سے اتنی کھجوریں نکلیں کہ یہودی کا قرض ادا کر کے بچا رہیں۔

مجلس نبوی ﷺ میں جگہ بہت کم ہوتی تھی جو لوگ پہلے سے آکر بیٹھ جاتے تھے اُن کے بعد جگہ باقی نہیں رہتی تھی۔ ایسے موقع پر اگر کوئی آجاتا تو اس کے لیے آپ ﷺ خود اپنی ردائے مبارک بچھا دیتے تھے۔ ایک دفعہ آں حضرت ﷺ تشریف فرما تھے اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور آپ ﷺ کے پاس چلی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو اس کی نہایت تعظیم کی اپنی چادر مبارک اس کے لیے بچھا دی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون عورت تھی تو لوگوں نے کہا یہ حضور ﷺ کی رضاعی ماں تھیں۔

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آں حضرت ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی والد آئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا۔ پھر رضاعی ماں آئیں۔ آپ ﷺ نے دوسرا گوشہ بچھا دیا۔ آخر میں رضاعی بھائی آئے تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ ایک دفعہ اُن کو بلا بھیجا تو وہ گھر میں نہیں ملے۔ تھوڑی دیر بعد حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سینے سے لگالیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی جب حبشہ سے واپس آئے تھے تو اُن کو گلے لگالیا اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ سلام میں پیش دستی فرماتے راستہ میں جب چلتے تو مرد، عورتیں، بچے جو سامنے آتے اُن کو سلام کرتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ راستہ سے گزر رہے تھے۔ ایک مقام پر مسلمان اور منافق و کافر یکجا بیٹھے ملے۔ آپ ﷺ نے سب کو سلام کیا۔ کسی کی کوئی بات بُری معلوم ہوتی تو مجلس میں نام لے کر اس کا ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ صیغہ تعظیم کے ساتھ فرماتے تھے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ لوگ ایسا کہتے ہیں بعض لوگوں کی یہ عادت ہے۔ یہ طریقہ ابہام اس لیے اختیار فرماتے تھے کہ شخص مخصوص کی ذلت نہ ہو اور اس کے احساسِ غیرت میں کمی نہ آجائے۔

(سیرۃ النبی ﷺ)

مولانا شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۳ء)

اردو کے ارکانِ خمسہ کا ایک اہم نام شبلی نعمانی کا ہے۔ وہ ایک پُر وقار علمی شخصیت کے مالک تھے اور اپنے عہد میں ایک عالمِ دین، شاعر، فلاسفہ، مورخ، معلم، مقرر، مصلح، مفاد اور ماہرِ لسانیات کے طور پر جانے جاتے تھے۔ انھوں نے علی گڑھ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی تھی جس میں اُن کی شخصی خوبیوں کو خوب جلا بخشی۔ انھیں اردو کے علاوہ فارسی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا اور انگریزی بھی جانتے تھے۔ وہ بیک وقت علی گڑھ اور ندوہ کی دو علمی اصلاحی اور مذہبی تحریکوں کا حصہ تھے۔ وہ انگریزی زبان سیکھنے اور سائنسی علوم تک رسائی حاصل کرنے کے حامی تھے۔

شبلی نعمانی کے قلم سے نسبت سی سوانحِ عمریاں قلم بند ہوئیں۔ انھوں نے دُرا لُصغین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں اسلامی سوچ کے حامل مصنفین کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ ۱۸۸۳ء میں انھوں نے شبلی کالج کے نام سے ایک اور ادارہ بھی قائم کیا۔ شبلی ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج سیرت کے میدان میں ہمارے پاس مختلف لوگوں کی کتابیں رہ نمائی کے لیے موجود ہیں۔ شبلی اپنی زندگی میں تو سیرت کا کام صرف دو جلدوں تک ہی لکھ پائے تھے جسے بعد میں اُن کے ہونہار شاگرد سید سلمان ندوی نے مکمل کیا۔

آپ کی تصانیف میں سیرت النبی ﷺ کے علاوہ، سیرت النعمان، الفاروق (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر)، الماسون (عباسی خلیفہ مامون الرشید پر)، الغزالی (امام غزالی پر)، امام ابن تیمیہ، اور تک زب عالم گیر لکھ کر سیرت و سوانح کو اردو زبان میں متعارف کرایا۔ فارسی شاعری کی تاریخ پر شعر الجعم، مذہبی حوالے سے مسلمانوں کی رہ نمائی کے لیے علم الکلام اور ایک سفر نامہ روم و مصر و شام لکھا جو اُن کے خلافت عثمانیہ کے دورے کے احوال ہے بھی لکھا۔ اُن کی تصانیف سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔



۱۔ اخلاق نبوی ﷺ سے اسلامی ثقافت و معاشرت کے کن کن پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ پانچ نکات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

۲۔ سبق کے پڑھے گئے درج ذیل حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار کریں جب کہ آخر میں دی گئی جزئیات کو پیش نظر رکھ کر تبصرہ بھی کریں۔

عباد بن شریح مدینہ میں ایک صاحب تھے۔ ایک دفعہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں ایک باغ میں گھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے کچھ دامن میں رکھ لیے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اس نے آکر ان کو مارا اور کپڑے اترا لیے۔ یہ آں حضرت ﷺ کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جاہل تھا اس کو تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اس کو کھانا کھلانا تھا۔ یہ کہہ کر کپڑے واپس دلوائے اور ساتھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ ان سے کہہ دینا کہ یہ رنگ دھو ڈالیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے باریابی کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آنے دو۔ وہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی نہیں ہے لیکن جب وہ خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو نہایت نرمی کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے برا وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔

(i) بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے تناظر میں حضور ﷺ کی تعلیمات سے حوالے دیجیے اور دلائل کے ساتھ اظہار کریں۔

(ii) محفل میں اگر کسی کی بات پسند نہ آئے تو ہمیں رد عمل میں کس قسم کا اظہار کرنا چاہیے؟ درج بالا عبارت کی روشنی میں تبصرہ کریں۔

۳۔ سبق 'اخلاق نبوی ﷺ' کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۴۔ سبق کو پڑھ کر مصنف اور قاری کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کریں۔

۵۔ درج ذیل عبارت سبق کے درمیان سے لی گئی ہے، ایک طالب علم اسے بلند آواز میں درست تلفظ کے ساتھ ادا کرے جب کہ باقی طلبہ اس کے مرکزی خیال تک رسائی حاصل کر کے اس کے سیاق (دی گئی عبارت کے بعد کا حصہ) اور سباق (دی گئی عبارت سے قبل کا حصہ) کے ساتھ اس کے اہم نکات کو باری باری بیان کریں۔

غزوہ حنین سے واپس آ رہے تھے کہ راہ میں نماز کا وقت آگیا۔ حسب دستور ٹھہر گئے۔ موزن نے اذان دی۔ ابو مخذورہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے چند دوستوں کے ساتھ گشت لگا رہے تھے۔ اذان سن کر سب نے چلا چلا کر استہزاک کے طور پر اذان کی نقل اتارنی شروع کر دی۔ آں حضرت ﷺ نے سب کو بلوا کر ایک ایک سے اذان کہلوائی۔ ابو مخذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش الحن تھے۔ ان کی آواز پسند آئی۔ سامنے بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی۔ پھر ان کو اذان سکھلا کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ، اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا۔

۶۔ اتوار کے دن کے اخبار میں مختلف موضوعات پر خبریں، ادارے اور فیچر شامل اشاعت ہوتے ہیں۔ آپ ان میں سے اخلاقی، معاشی اور معاشرتی موضوع کی حامل خبروں، فیچروں کا منتخب کر کے کسی ایک ساتھی طالب علم کو کہیں کہ وہ درست تلفظ کے ساتھ ان کی بلند خوانی کرے۔ باقی طلبہ انھیں سن کر باری باری ان پر استحصانی اور تنقیدی گفت گو کریں۔

۷۔ متضاد الفاظ

ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کے الٹ یا مخالف معانی ظاہر کریں۔ مثلاً: اسلام کا متضاد کفر

❖ درج ذیل الفاظ میں سے ہاہم متضاد جوڑیاں شناخت کرتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

جوانی	حریف	دشوار	خزاں	بڑھاپا
فراز	نشیب	حلیف	بہار	عارضی

❖ سیرت نگاری

سیرت نگاری اسی روز شروع ہو گئی تھی جب نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو محفوظ کرنا شروع کیا گیا تھا۔ سیرۃ طیبہ ﷺ سے متعلق روایات اور حضور ﷺ کے مصدقہ اقوال کی تحقیق و تلاش نے وقت کے ساتھ ساتھ، فن حدیث اور فن مغازی کی صورت اختیار کر لی۔ اردو ادب میں سیرت نگاری کی منظوم ابتدا تو گیارہویں صدی ہجری میں ہو چکی تھی لیکن اردو نثر ارتقائی سفر میں سیرت پر کتب اور تصنیف و تالیف تیرہویں صدی ہجری سے شروع ہوئی۔ سر سید احمد خان کے ”خطبات احمدیہ“، مولانا حالی کے ”معراج نامے، مولود نامے، شاکل نامے، نور نامے“ بیسویں صدی کے وسط میں تحریر ہوئے۔ اسی دور میں مسلم مفکرین کی سیرت سے متعلقہ چند ایسی تصانیف سامنے آئیں جنہیں عوام میں زبردست پذیرائی ملی۔ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی کی پانچ جلدوں پر مشتمل ”سیرۃ النبی ﷺ“ عوام و خواص میں خاص طور پر مقبول ہوئی۔ سیرت نگاری کی یہ روایت اپنی تمام تر توانائی، عقیدت اور درخشندگی کے ساتھ ہنوز جاری ہے۔

سرگرمی



- لائبریری سے شبلی نعمانی کی تصنیف و تالیف ”سیرۃ النبی ﷺ“ کی جلد اول جاری کروائیں۔ اس کا بغور مطالعہ کریں اور اپنے استاد محترم یا استانی صاحبہ کی رہنمائی میں اس کی تفہیم کرتے ہوئے تبصرہ کریں اور مختلف نظریات کے حامل قارئین پر اس کے اثرات کا تجزیہ پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- سیرت نگاری کے اصولوں پر بات چیت کریں اور ان کی روشنی میں شبلی نعمانی کی سیرت نگاری پر طلبہ سے رائے لیں۔
- اصناف ادب کے حوالے سے مختلف طرز ہائے تحریر کا تعارف کرائیں اور کتاب سے متعلق مضامین پر طلبہ سے تبصرہ کریں۔

